www.KitaboSunnat.com

عبدالحمید بن عبدالرحمن تحسیانی
مترجم: عبدالمالک سلفی ☆

اصلاحِ اُمت

بری موت کے اَسباب اور اس سے بچاؤ

دنیا میں سب سے قیمتی اثاثہ انسان کی عمر ہے۔ اگر انسان نے اس کو آخرت کی بھلائی کے لئے استعمال کیا، تو یہ تجارت اس کے لئے نہایت ہی مفید ہے اور اگر اسے فسق وفجور میں ضائع کر دیا اور اسی حال میں دنیا سے چلا گیا تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ وہ شخص دانش مند ہے جو اللہ تعالیٰ کے حساب لینے سے پہلے پہلے اپنے آپ کا محاسبہ کر لے اور اپنے گناہوں سے ڈر جائے، قبل اس کے کہ وہ گناہ ہی اسے ہلاک اور تباہ و برباد کر دیں۔

زیر نظر مضمون میں برے خاتمہ کے اسباب کا تذکرہ پیش خدمت ہے۔ یہ موضوع مسلمانوں کے لئے نہایت اہم ہے کیونکہ اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے اور انسان جس حالت میں زندگی بسر کرتا ہے، اسی حالت میں اس کی موت واقع ہوتی ہے اور جس حالت میں انسان کی موت واقع ہوگی، اسی حالت میں وہ قیامت کے دن قبر سے اٹھایا جائے گا۔ حضرت رسول مقبول ﷺ نے فرمایا : من مات على شيئ بعثه الله عليه (رواہ الحاکم)

''جس حالت میں آدمی فوت ہوگا، اسی پر اسے قیامت کے دن اٹھایا جائے گا''

ہم اللہ تعالیٰ سے اچھے خاتمہ کا سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے تمام کام سنوار دے اور ہمارے اعمال کی اصلاح فرمائے، بے شک وہ سننے والا، قبول کرنے والا اور بہت قریب ہے۔ (مؤلف)

برے خاتمہ سے مراد یہ ہے کہ قرب مرگ آدمی پر برے خیالات کا غلبہ ہو اور وہ شکوک وشبہات اور انکار و نافرمانی کے ساتھ دنیا سے چمٹا رہے اور اسی حال میں اس کی موت واقع ہو جائے اور اس کا خاتمہ ایسے اعمال پر ہو جو اسے ہمیشہ کے لئے جہنم کا سزاوار بنا دیں۔

برے خاتمہ کے خوف نے صدیقین کے دلوں کو ہر وقت پارہ پارہ اور پریشان رکھا ہے کہ ان کے لئے اس دنیا میں راحت و آرام نہیں ہے۔ وہ جب کبھی کسی پرسکون گلی میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی گھبراہٹ انہیں خوف کی راہ پر گامزن کر دیتی ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

اروح بشجو ثم أغدو بمثله   وتحسبني في الثياب صحيح

''میں تکلیف کی حالت میں شام کرتا ہوں اور تکلیف کی حالت میں ہی صبح کرتا ہوں اور تو سمجھتا ہے کہ میں کپڑوں میں صحیح سلامت ہوں''

جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو علم عطا فرمایا اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے کہا: عنقریب کر لیں گے۔ اور اس 'عنقریب' نے ان کے اعمال کی عمریں کم کر دی ہیں۔ وہ متنبہ ہو کر دن رات جاگتے رہے اور اپنے بڑے بڑے بھیانک ارادوں کو عملی صورت دے دی، جب انہوں نے جی بھر کے گناہ

☆ فاضل جامعہ لاہور الاسلامیہ...... متخصص مرکز تعلیم الاسلام، ستیانہ بنگلہ، فیصل آباد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لئے اور کوئی کسر نہ چھوڑی تو ان کے انجام سے ڈرنے لگے۔

اور یہ بات حدیث میں رسولِ مقبول ﷺ سے ثابت ہے کہ (لوگوں کے) دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کے درمیان ہیں۔ اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے انہیں پھیر دیتا ہے اور ہم نے کتنے لوگوں کے متعلق سنا کہ وہ ایمان لانے کے بعد مرتد ہوگئے اور کتنے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ استقامت اختیار کرنے کے بعد منحرف ہوگئے۔ اسی لئے رسول ﷺ یہ دعا کثرت سے پڑھتے تھے یا مقلّب القلوب! ثبّتْ قلوبنا علیٰ دینك

''اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھ''

رسولِ مقبول ﷺ کے زمانے میں بعض لوگ ایمان لانے کے بعد مرتد ہوگئے اور نورِ اسلام سے نکل کر کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں چلے گئے۔ ان مرتد ہونے والوں میں سے عبیداللہ بن جحش بھی تھا۔ اس نے حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی اور پھر وہ اسلام سے مرتد ہو کر عیسائیت میں داخل ہوگیا۔ حضرت رسولِ مقبول ﷺ کی وفات کے بعد کتنے لوگ فتنہ ارتداد کا شکار ہوگئے جن کے خلاف حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جہاد کیا۔ اسی طرح حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ خلافت میں کئی لوگ دائرۂ اسلام سے نکل کر کفر میں داخل ہوگئے۔ ان میں ایک ربیعہ بن اُمیہ بن خلف بھی تھا جو صحابہ کرامؓ کے ساتھ ایک لشکر میں شامل تھا اور شراب پیتا تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اس پر شراب کی حد نافذ کر کے خیبر کی طرف اسے جلا وطن کر دیا تو وہ ہرقل شاہِ روم کے پاس چلا گیا اور جا کر عیسائیت میں داخل ہوگیا نعوذ باللہ من ذلك (الاصابہ)...... امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

''جب ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، استقامت کا دارومدار اس کی مرضی پر ہے اور انجام کا کسی کو علم نہیں ہے اور انسان کا ارادہ مغلوب ہے تو اپنے ایمان، نماز، روزے اور دیگر عبادات پر فخر مت کرو، اگرچہ یہ تمہارا عمل ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی تم یہ کام کرنے پر قادر ہوئے اور جب تم اس پر فخر کرو گے تو یہ ایسے ہے جیسے تم غیر کے مال پر فخر کرو کیونکہ وہ کسی وقت بھی تم سے چھینا جا سکتا ہے اور تمہارا دل بھلائی سے خالی ہو جائے گا جیسے اونٹ کا پیٹ خالی ہو جاتا ہے کیونکہ کتنے ہی ایسے باغ ہیں کہ شام کو ان کے پھل و پھول تر و تازہ ہوتے ہیں لیکن رات کو ان پر سخت آندھی چلتی ہے تو صبح کو وہی پھل و پھول مرجھا جاتے ہیں۔ انسان کا دل شام کو اللہ کی اطاعت سے منور اور صحیح سالم ہوتا ہے لیکن صبح ہوتی ہے تو اس کے دل پر اندھیرا چھا جاتا ہے اور وہ بیمار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اللہ عزیز و حکیم کا کام ہے۔ اس لئے اللہ والے اس بات سے ڈرتے تھے کہ کہیں ہمارا انجام برا نہ ہو جائے۔ جو اللہ سے دھوکہ کرنا چاہتا ہے، اللہ بھی اس کے مکروفریب کا جواب دیتے ہیں۔''

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ

''اللہ والوں کا خوف کرنا برحق ہے۔ وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں اللہ تعالیٰ انہیں گناہوں کے بدلے رسوا کر دے اور وہ بدبخت نہ ہو جائیں وہ اپنے گناہوں سے ڈرتے بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی امید بھی رکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ﴾ (الاعراف:۹۹)

''کیا وہ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف ہو چکے ہیں''

یہ آیت فاسقوں اور کافروں کے بارے میں ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کا بندہ اپنے اللہ کی نافرمانی بھی نہیں کرتا اور اس کی پکڑ سے بے خوف بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اسے گناہوں کی سزا بعد میں دی جائے اور اس میں دھوکہ پیدا ہو چکا ہو۔ان کے دل گناہوں سے مانوس ہو جاتے ہیں اور ان پر اچانک عذاب آ جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جائیں اور اسے بھول جائیں تو اللہ تعالیٰ بھی انہیں اپنے ذکر سے غافل کر دے۔ ان کی طرف آزمائشیں جلدی آتی ہیں اور ان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کی رحمت سے دور ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کے گناہوں کو جانتا ہے جو یہ نہیں جانتے ،انہیں اللہ تعالیٰ کی تدبیریں گھیر لیتی ہیں اور انہیں پتہ بھی نہیں چلتا اور یہ بات بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو آزمائشوں اور امتحان میں ڈال دیتا ہے اور وہ صبر نہیں کر سکتے جو خود آزمائش کی ایک صورت ہوتی ہے۔''

اسلاف کرام کا برے خاتمہ سے ڈرنا

حافظ ابن رجبؒ فرماتے ہیں کہ اسلاف پر برے خاتمہ (انجام رموت) کا خوف طاری رہتا تھا۔ ان میں ایسے بھی تھے جو اپنے اعمال پر قلق محسوس کرتے تھے اور کہا جاتا ہے کہ نیکوکاروں کے دل خاتمہ کے بارے میں ہر وقت فکر مند رہتے ہیں کہ ہم نے آگے کما کر کیا بھیجا ہے؟

سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے بعض سلف صالحین سے پوچھا کہ کیا آپ کو اس بات نے بھی رُلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا آپ کے متعلق فیصلہ کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو مہلت دی ہے، میں اس پر کبھی مطمئن نہیں رہتا۔امام سفیان بھی اپنے اعمال اور خاتمہ کی وجہ سے قلق محسوس کیا کرتے تھے اور رو کر کہتے تھے کہ ''کاش! میں اُمّ الکتاب میں بدبخت نہ لکھا جاؤں، میں ڈرتا ہوں کہ موت کے وقت میرا ایمان کہیں مجھ سے چھین نہ لیا جائے۔''

مالک بن دینار رات کو بہت طویل قیام کرتے اور اپنی داڑھی پکڑ کر کہتے کہ

''اے اللہ! تو جانتا ہے کہ جنت میں کون ہے اور جہنم میں کون ہے، اے اللہ! میری جگہ تو نے کہاں بنائی ہے: جنت میں یا جہنم میں!''

موت کے وقت سلف کے چند اقوال

اب ہم آپ کے سامنے نصیحت اور عبرت کے لئے سلف صالحین کے چند واقعات بیان کرتے ہیں کہ وہ قربِ مرگ کیا کہتے تھے۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ جب فوت ہونے کے قریب ہوئے تو رونے لگے۔ جب آپ سے رونے کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ ''میں اس لئے رو رہا ہوں کہ سفر بہت لمبا ہے اور زادِ راہ بہت تھوڑا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور یقین کمزور ہے اور اترنے کی گھاٹی بہت مشکل ہے یا تو جنت کی طرف اور یا پھر جہنم کی طرف!"

☆ حضرت معاویہؓ جب فوت ہونے کے قریب ہوئے تو فرمانے لگے کہ

"مجھے اٹھا کر بٹھا دو چنانچہ آپ کو بٹھا دیا گیا تو آپ اللہ کا ذکر اور تسبیح و تقدیس کرنے لگے اور اپنے آپ کو مخاطب کرکے فرمانے لگے کہ اے معاویہ! تو اپنے آپ کو گرتا دیکھ کر اب اپنے ربّ کا ذکر کرنے لگا۔ جب جوانی کی ٹہنیاں تروتازہ تھیں، اس وقت تو نے کیوں نہ سوچا اور پھر رونے لگے حتیٰ کہ رونے کی آواز بلند ہونے لگی اور پھر فرمانے لگے: هو الموت لا مُنجي من الموت والذي أحاذر منه الموت أدهى وأفظع "موت سے کسی کو نجات نہیں جس موت سے میں ڈرتا ہوں وہ نہایت سخت اور ہولناک ہے"

پھر کہنے لگے: اے اللہ! سیاہ کار اور سخت دل بوڑھے پر رحم و کرم فرما، اے اللہ! زادِ راہ تھوڑا ہے میری خطاؤں کو معاف فرما اور اسے بخش دے جس کا تیرے سوا کوئی سہارا اور جائے پناہ نہیں"

☆ حضرت عمروؓ بن عاص کے متعلق مروی ہے کہ جب وہ فوت ہونے کے قریب ہوئے تو اپنے محافظوں اور خادموں کو اپنے قریب بلا کر فرمانے لگے کہ کیا تم اللہ سے میرے متعلق کچھ کفایت کرسکتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہرگز نہیں، تو فرمانے لگے: تم یہاں سے چلے جاؤ اور مجھ سے دور ہو جاؤ پھر انہوں نے پانی منگوا کر وضو کیا اور کہنے لگے کہ مجھے مسجد کی طرف لے چلو۔ آپ کو مسجد میں لایا گیا تو آپ فرمانے لگے:

"اے اللہ! تو نے مجھے حکم دیا اور میں تیری نافرمانیاں کرتا رہا، تو نے مجھے امانت سونپی اور میں خیانت کرتا رہا، تو نے میرے لئے حدود متعین کیں اور میں انہیں توڑتا رہا۔ اے اللہ! میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے جسے میں آج تیرے سامنے پیش کرسکوں اور نہ کوئی طاقتور میری مدد کرسکتا ہے بلکہ میں تو گنہگار ہوں اور تیری بخشش کا طلبگار ہوں اور مجھے اپنے گناہوں پر اصرار بھی نہیں اور نہ ہی میں تکبر کرنے والا ہوں۔"

(اغتنام الأوقات فی باقیات الصالحات، ص ۱۴۴ از شیخ عبدالعزیز سلمان)

☆ جب سلیمان تیمی فوت ہونے کے قریب ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ آپ کو مبارک ہو، آپ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے تھے، وہ فرمانے لگے: تم مجھے ایسے نہ کہو، کیونکہ میں نہیں جانتا کہ میرے لئے وہاں کیا ظاہر ہوگا۔ اللہ فرماتے ہیں:

﴿وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ﴾ (الزمر: ۴۷)

"اور ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ کچھ ظاہر ہوگا، جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہیں تھا"

بعض اہل علم یوں کہہ کر فکر مندی کا اظہار کرتے کہ "وہ نیکیاں سمجھ کر اعمال کرتے رہے لیکن دراصل وہ برائیاں تھیں جو میدانِ حشر میں ان کے سامنے ظاہر کردی جائیں گی"

☆ عامر بن قیس بھی فوت ہونے کے وقت رونے لگے جب ان سے رونے کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ کے اس فرمان کی وجہ سے رو رہا ہوں ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُتَّقِينَ﴾

''بے شک اللہ تعالیٰ تو متقین کے اعمال قبول کرتا ہے'' (المائدہ:۲۷)

بعض کا یہ عمل تھا کہ وہ اپنے آپ کو ڈانٹتے اور نصیحت کرتے کہ اے نفس! وقت گزرنے سے پہلے جلدی کرلے اور زندگی کے دن اور راتوں کی پہرہ داری کر (یعنی دن اور رات اللہ کی عبادت کرتا رہ!)

جب سلف صالحین کا یہ حال ہے تو ہمیں ان سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔ ہمارے دل سخت ہیں اور ہم اپنی لاعلمی کی وجہ سے بے پرواہ ہیں۔ اس لئے بھی کہ صاف دل معمولی مخالفت سے بھی ڈرتے ہیں جبکہ سخت دلوں پر وعظ ونصیحت بھی اثر نہیں کرتے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے دل، رونے والی آنکھ اور ذکر کرنے والی زبان کا سوال کرتے ہیں، بے شک وہی یہ چیزیں عطا فرمانے پر قدرت رکھتا ہے!

برے خاتمہ کے اسباب

اللہ ہمیں برے انجام سے بچائے۔ یاد رہے کہ برا خاتمہ ایسے شخص کے لئے نہیں ہے جو اپنے ظاہر کو درست کرتا اور اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے۔ برائی کے ساتھ اس کا ذکر سنا گیا اور نہ جانا گیا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ برا انجام تو ایسے شخص کے لئے ہے جس کے دل ودماغ میں فتور ہے اور وہ کبائر پر اصرار کرنے والا اور اللہ کی حدود کو پامال کرنے والا ہے۔ بسا اوقات اس پر اس چیز کا غلبہ اس قدر ہوجاتا ہے کہ اسے توبہ سے پہلے ہی موت آجاتی ہے۔ شیطان اسے صدمہ کے وقت گمراہ کردیتا اور دہشت کے وقت اسے اچک لیتا ہے یا وہ درست ہوجاتا ہے یعنی استقامت اختیار کرتا ہے یا پھر اپنی حالت بدل کر کسی ایسے طریقے یا راستے پر چل پڑتا ہے جو اُس کے برے خاتمہ اور عاقبت کی بربادی کا سبب بن جاتا ہے...... برے خاتمہ کے دو درجے ہیں:

اوّل: یہ کہ فوت ہوتے وقت دل پر شکوک وشبہات اور انکار کا غلبہ ہو اور یہ معاملہ بڑا خطرناک ہے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پکا جہنمی بنا سکتا ہے۔

دوم: یہ کہ انسان اعلیٰ اَقدار کو پامال کرے یا اَحکامِ الٰہی پر اعتراض کرے یا وصیت میں ظلم وزیادتی کرے یا گناہوں پر اصرار کرتے کرتے فوت ہوجائے، یہ پہلے معاملے سے قدرے مختلف ہے۔

برے خاتمہ کے تمام اسباب کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنا تو ممکن نہیں ہے لیکن ہم ان تمام اسباب کی طرف اختصار کے ساتھ صرف اشارہ کردیتے ہیں:

(۱): <u>بدعات میں پڑنے کی وجہ سے شکوک اور انکار کا شکار ہوجانا:</u> اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اسماء وافعال میں دیکھا دیکھی یا غلط رائے کی بنیاد پر باطل عقیدہ رکھا جائے۔ اور جب موت کا وقت قریب آئے تو تب آنکھیں کھلیں کہ میں جس نظریے اور عقیدے کو اپنائے پھرتا رہا، وہ تو باطل اور بے بنیاد عقیدہ تھا۔ بے شمار لوگ اس حال میں مرگئے کہ انہوں نے اللہ کے دین میں بدعات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جاری وساری کیا تھا اور صراطِ مستقیم سے کج روی اور انحراف کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ سے پہلی ملاقات میں ان پر حقیقتِ حال واضح ہوگئی۔

ابن فارض عمر بن علی حموی (متوفی ۶۳۲ھ) نامی شخص اللہ تعالیٰ کے متعلق اتحاد اور حلول کا فاسد عقیدہ رکھتا تھا اور کہتا تھا کہ بندہ ربّ ہے اور رب بندہ ہے۔ جبکہ جن بااعتماد لوگوں نے اس کی موت کا وقت دیکھا ہے، بتاتے ہیں کہ جان کنی کے عالم میں اپنی بد بختی اور ہلاکت کا ماتم اس نے ان اشعار کے ذریعے کیا: (ابن فارض فی سیر اعلام النبلاء، وفیات الاعیان)

إن كان منزلتي في الحبّ عندكم ما قد رأيتُ فقد ضيّعت أيامي

أمنية ظفرت نفسي بها زمنا وليوم احسبها أضغاث أحلامي

''اگر تمہارے ہاں میری محبت و مودّت کا یہی صلہ ہے جو مجھے مل رہا ہے تو میں نے اپنے دن ضائع کر دیے۔ ایک عرصہ تک میرا نفس میری آرزو پر کامیاب اور فتح یاب رہا اور آج میں اس کامیابی کو پریشان کن خواب سمجھتا ہوں۔''

یہ بات اس نے اس وقت کہی جب اس پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا تھا اور اس کی کرتوتوں کی حقیقت کھل کر سامنے آچکی تھی۔ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ بدعتی کا خاتمہ ایمان کی حالت میں ہو۔

(۲) توبہ کرنے میں کوتاہی اور غفلت کرنا: ہر مکلّف انسان پر ہر لحہ اپنے گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ اللہ فرماتے ہیں:

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (النور:۳۱)

''اے مؤمنو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ''

اور نبی اکرم ﷺ جن کے تمام اگلے پچھلے گناہ اللہ نے معاف فرما دیے تھے، فرماتے ہیں:

يأيها الناس توبوا إلى الله فإني أتوب في اليوم مائة مرّة (رواہ مسلم)

''اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو میں روزانہ سو مرتبہ اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہوں''

شیطان کے ہتھیاروں میں سے ایک بہت بڑا ہتھیار جس کے ساتھ وہ لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے یہ ہے کہ وہ یہ خیال دل میں ڈالتا ہے کہ کوئی بات نہیں، گناہ کرلو پھر توبہ کرلینا، ابھی بڑی لمبی عمر باقی ہے۔ اس طرح وہ نافرمان لوگوں کے دلوں میں توبہ سے غفلت ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو نے اب توبہ کرلی اور پھر کوئی گناہ کا ارتکاب کیا تو تیری توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور تو جہنمی بن جائے گا۔ دل میں مزید وسوسہ یہ ڈال دے گا کہ جب تیری عمر پچاس یا ساٹھ سال ہو جائے گی تو پھر توبہ کرکے مسجد میں بیٹھ جانا اور کثرت سے عبادت کرنا۔ ابھی تو جوانی کی عمر ہے اور اسی عمر میں دنیا کی رنگینیاں اور بہاریں دیکھی جاتی ہیں۔ اپنے نفس کو خوب من مانی کرنے دے اور عبادت و ریاضت کرکے ابھی سے اس پر سختی نہ کر۔ انسان کو توبہ سے محروم رکھنے کے لئے اس طرح کے کئی اور بھی شیطانی مکروفریب ہوتے ہیں۔ اسی لئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلف صالحین میں سے کسی نے کہا ہے کہ

''میں تمہیں شیطان کے بہت بڑے لشکر سے ڈراتا ہوں۔ عقلمند مؤمن وہ ہے جو ہر وقت اپنے گناہوں سے اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہے اور برے خاتمہ سے ڈرتا رہتا ہے اور اللہ سے اس کی محبت کا سوال کرتا ہے اور ظالم شخص تو وہ ہے جو توبہ کو مؤخر کرتا رہتا ہے۔ اس کی مثال اس قافلہ کی ہے جس نے دورانِ سفر ایک وادی میں قیام کیا اور ان میں سے ایک سمجھدار آدمی بازار گیا اور جاکر ضروریاتِ سفر خرید لایا اور قافلے کے چلنے کا انتظار کرنے لگا۔ جبکہ اپنے آپ کو بڑا چالاک سمجھنے والا آرام سے بیٹھا رہتا ہے کہ کوئی بات نہیں، ابھی تیاری کرلوں گا۔ یہاں تک کہ میر کارواں چلنے کا حکم دے دیتا ہے اور اس کے پاس زادِ راہ بھی نہیں ہوتا۔ یہ دنیا میں لوگوں کے لئے مثال ہے...... سچے مؤمن کو جب موت آتی ہے تو وہ پشیمان نہیں ہوتا جبکہ نافرمان (توبہ میں تاخیر کرنے والا) کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے اب دنیا میں بھیج دے، میں جاکر نیک اعمال کروں گا''

(۳) لمبی امیدیں: اکثر لوگوں کی بدبختی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ وہ شیطان کے فریب میں آجاتے ہیں اور وہ انہیں یہ یقین دلاتا رہتا ہے کہ ان کی عمر بڑی لمبی ہے، بہت سال آنے والے ہیں۔ انسان ان میں لمبی امیدیں بنالیتا ہے اور آنے والے سالوں میں اپنی ہمت لڑاتا ہے۔ جب کبھی اسے موت نظر آتی ہے تو اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کے خیال میں موت اس کی آرزوں کو گدلا کردیتی ہے۔

حضرت علیؓ لمبی اُمیدوں اور خواہشاتِ نفس کی پیروی سے بڑا ڈرا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ لمبی امیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں اور خواہشاتِ نفس کی پیروی حق کی اتباع سے روک دیتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ'' خبردار دنیا پیچھے کی جانب پھرنے والی ہے اور آخرت جلدی سے آنے والی ہے اور دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں۔ تمہیں چاہئے کہ تم آخرت کے بیٹے بنو، دنیا کے بیٹے نہ بنو۔'' آج حساب وکتاب نہیں بلکہ عمل کرنے کا موقع ہے اور کل روزِ قیامت حساب وکتاب ہوگا اور عمل کی مہلت نہیں ملے گی۔ اور جب انسان دنیا سے محبت کرنے لگے اور اسے آخرت پر ترجیح دینے لگے تو وہ اس دنیا کی زیب وزینت، عیش وعشرت اور لذتوں میں پڑ کر آخرت میں اپنا گھر ایسے لوگوں کے ساتھ جوارِ رحمت میں بنانے سے محروم رہتا ہے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ۔

اعمالِ صالحہ میں سبقت اختیار کرنا جھوٹی اُمید سے متاثر نہ ہونے کی علامت ہے کیونکہ ایسے شخص کو گنتی کے چند سانس، زندگی کے چند دن اور عمر کے اوقات کو غنیمت سمجھنا آسان ہوتا ہے...... اس کے ساتھ یہ بات بھی ہے کہ جو وقت گزر جائے وہ پھر لوٹ کر نہیں آتا!!

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے کندھے سے پکڑ کر فرمایا: '' دنیا میں ایسے رہو جیسے تم پردیسی یا مسافر ہو'' اور عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کر اور جب صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر۔ اور بیماری سے پہلے صحت کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھ''

نبی کریم ﷺ نے مؤمنوں کی ایسی چیزوں کی طرف رہنمائی فرمائی ہے جو انہیں لمبی امیدوں سے بچا کر فانی دنیا کی حقیقت سمجھانے والی ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے حکم دیا ہے کہ

''موت کو یاد کرو، قبروں کی زیارت کرو اور فوت ہونے والوں کی تجہیز و تکفین کر کے، ان کا جنازہ پڑھو۔ بیماروں کی تیمارداری کرو، نیک لوگوں کی ملاقات و زیارت کرو''

دراصل یہ چیزیں مردہ دلوں کو بیدار کرنے والی ہیں، موت کے بعد اپنے ساتھ پیش آنے والا منظر دکھانے والی اور اعمالِ صالحہ پر آمادہ کرنے والی ہیں۔

(۴) برائی سے محبت کرنا اور اسے عادت بنالینا: جب انسان برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور توبہ نہیں کرتا تو شیطان اس کی سوچ پر حاوی ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ آدمی قریب المرگ ہوتا ہے تو اس کے عزیز و اقارب اسے کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں تاکہ دنیا سے جاتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو جائے لیکن اس کی برائیاں اس پر غلبہ پالیتی ہیں اور وہ ایسے کام کرتا ہے جو اس کے برے خاتمہ کا سبب بن جاتے ہیں۔ کیا نماز کو ترک کرنے والے اس بات سے نہیں ڈرتے کہ وہ نماز کو ضائع کر رہے ہیں اور انہیں نصیحت بھی کی جاتی ہے لیکن وہ نصیحت قبول نہیں کرتے۔ کیا انہیں اپنے برے انجام سے ڈر نہیں آتا۔ سودی کاروبار کرنے والے جو اپنے اس حرام فعل سے توبہ بھی نہیں کرتے، کیا انہیں ڈر نہیں آتا کہ اس جرمِ عظیم اور گناہِ کبیرہ کی حالت میں انہیں موت آ جائے۔ اور جب بندہ سچی توبہ کر لیتا ہے تو اس کے لئے اللہ کی طرف سے خیر و برکت لوٹ آتی ہے۔ اسی لئے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ

''عاصی کا عجز و انکسار، نیک آدمی کے اپنے اچھے اعمال پر فخر کرنے سے زیادہ اچھا ہے''

''جو عمل تجھے عاجزی کی دولت عطا کرے، وہ ایسی نیکی سے بہتر ہے جو تیرے اندر تکبر پیدا کر دے''

اللہ کے نیک بندے ابان بن ابی عیاشؒ کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ

''ایک دفعہ میں قیامِ بصرہ کے دوران حضرت انس بن مالکؓ سے ملاقات کے لئے نکلا۔ میں نے دیکھا کہ ایک جنازے کو صرف چار آدمی اُٹھا کر لا رہے تھے، میں نے بطورِ تعجب کہا: سبحان اللہ! ایک مسلمان فوت ہو گیا ہے، بصرہ شہر سے اس کا جنازہ گزر رہا ہے اور جنازے کے ساتھ ان چار آدمیوں کے سوا کوئی بھی نہیں۔ ابان بن ابی عیاشؒ کہتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ مل گیا اور جنازہ کو اٹھایا پھر جب اس آدمی کو قبر میں دفن کر دیا گیا تو میں نے ان چار آدمیوں سے کہا: کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک عورت نے اسے دفن کرنے کے لئے کہا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اس عورت کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ اے اللہ کی بندی! تیرا اس فوت ہونے والے بندے سے کیا رشتہ تھا۔ وہ کہنے لگی کہ وہ میرا بیٹا تھا اور بعض اوقات وہ اپنے آپ پر زیادتی کرنے والا تھا۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ امی جان! جب میں فوت ہونے لگوں تو مجھے کلمہ شہادت پڑھنے کی تلقین کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، تیرے تلقین کرتے کرتے میں اپنی زندگی پوری کر جاؤں گا۔ تو اپنے قدم میرے گالوں پر رکھ دینا اور ساتھ یہ کہنا کہ یہ بدلہ ہے ایسے شخص کا جس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ میرے فوت ہونے کی کسی کو اطلاع نہ دینا کیونکہ لوگ میری کرتوتوں کو جانتے ہیں، وہ ہرگز میرا جنازہ نہیں پڑھیں گے۔ پھر جب تو مجھے دفن کردے تو اپنے ہاتھوں کو اللہ کی بارگاہ میں اٹھا کر یہ کہنا کہ

''اے اللہ! میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہوجا!''

جب ابان بن ابی عیاشؒ اس عورت سے سوال کر رہے تھے تو وہ مسکرا رہی تھی۔ ابان نے اس سے کہا کہ اللہ کی بندی! مسکرانے کی کیا وجہ ہے؟ وہ عورت کہنے لگی: جب میں نے اپنے بیٹے کے دفن ہونے کے بعد اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا کر کہا کہ ''یا اللہ! میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں، تو بھی اس سے راضی ہوجا، جو اس نے مجھے وصیت کی تھی، میں نے پوری کردی''۔ تب میں نے اپنے بیٹے کی آواز سنی کہ وہ مجھے کہہ رہا تھا کہ ''میں اپنے رب کریم کے پاس پیش ہوا ہوں، میرا رب نہ مجھ پر ناراض ہوا ہے اور نہ غضبناک''...... اگر آدمی کے نفس میں عاجزی و انکساری موجود ہو تو وہ فوت ہوتے وقت ظاہر ہوجاتی ہے اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو ہم اللہ سے اس کی پناہ مانگتے ہیں''

(میزان اعتدال للذہبی وتہذیب التہذیب لابن حجر، ترجمہ ابان بن ابی عیاش)

(۵) خودکشی: مسلمان کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور وہ اپنے اللہ سے اجروثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اجروثواب سے نوازتے ہیں اور اگر وہ جزع وفزع کرے اور زندگی سے تنگ آجائے اور بیماریوں، مصائب و آلام سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے خودکشی کی راہ اختیار کرے تو ایسے آدمی نے یقیناً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اللہ کے غضب کو پکارا اور بلاوجہ اپنے آپ کو قتل کردیا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''جو کوئی اپنے آپ کو پھانسی دے گا، اسے جہنم میں پھانسی دی جائے گی اور جو اپنے آپ کو نیزہ مار کر ختم کرے گا، اسے جہنم میں نیزے مارے جائیں گے''

سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ کفار کی نبی کریم ﷺ سے مڈبھیڑ ہوگئی اور نبی کریم ﷺ اپنے لشکر سے جا ملے، کفار بھی اپنا لشکر لے آئے۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں ایک آدمی تھا جو بڑی دلیری سے ہر مسلح، غیر مسلح کا پیچھا کرتا اور اپنی تلوار سے اس پر حملہ آور ہوجاتا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ ہم میں سے کوئی بھی اس دلیر آدمی کے اجر کو نہیں پہنچ سکتا۔ رسولِ مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''وہ جہنمی ہے''۔ وہیں ایک آدمی نے اس کے بارے میں بتایا کہ ''میں اس کے ساتھ نکلا۔ جہاں وہ ٹھہرتا، میں بھی ٹھہر جاتا، اور جب وہ چلتا تو میں بھی اس کے ساتھ چل پڑتا۔ حتیٰ کہ وہ آدمی شدید زخمی ہوگیا اور اپنی تکلیف پر صبر نہ کرسکا۔ اس نے اپنی تلوار زمین میں گاڑ دی اور اس کی نوک پر اپنا پیٹ رکھ کر جھول گیا اور خودکشی کرلی۔ یہ سب کچھ دیکھنے والا وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آکر کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کس وجہ سے تو یہ گواہی دیتا ہے تو اس نے کہا کہ ابھی آپؐ جس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کے متعلق کہہ رہے تھے کہ وہ جہنمی ہے تو لوگوں کو یہ بات سمجھ نہ آئی۔ میں نے انہیں کہا کہ چلو میں تمہارے ساتھ اس کے پاس چلتا ہوں پھر لوگوں کو پوری بات سنائی۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

''ایک آدمی لوگوں کی نظروں میں جنتیوں والے اعمال کرتا ہے اور وہ جہنمیوں میں ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کی نظروں میں جہنمیوں والے اعمال کرتا ہے جبکہ وہ جنتی ہوتا ہے (متفق علیہ)

(٦) منافقت رنفاق: ظاہر باطن سے مختلف ہو اور قول وفعل میں تضاد ہو۔ جس انسان میں دوُرخا پن یا اس کے ظاہر و باطن میں اختلاف پایا جائے، وہ منافق ہوتا ہے۔ جو انسان ریا کار اور دھوکے باز ہو وہ بھی منافق ہے۔ عنقریب مرگ کے بعد اسے بھی رب کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور موت کی سختی کی وجہ سے اس پر موت کی ہچکیاں طاری ہوں گی۔ دنیا میں آنے کے بعد سے انسان پر سب سے بڑی تکلیف کا وقت یہی ہوگا۔ سلف میں سے کسی نے کہا کہ

''جب انسان کا ظاہر و باطن ایک جیسا برابر ہو تو یہ انصاف اور عدل ہے اور جب باطن ظاہر سے بہتر ہو تو یہ بہت بڑی فضیلت ہے اور جب ظاہر باطن سے مختلف ہو تو یہ بہت بڑا ظلم ہے''۔

صحابہؓ اور سلف صالحین اپنے آپ کے نفاق میں مبتلا ہو جانے سے بہت ڈرتے تھے اور اس سے ان کی تکلیف اور پریشانی شدت اختیار کر جاتی تھی۔ ایک دفعہ عمر فاروقؓ نے فتنوں اور منافقین کے متعلق رازدانِ رسول حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے سوال کیا کہ ''کیا نبی کریم ﷺ نے میرا نام منافقین میں تو نہیں شامل کیا''۔ حذیفہ بن یمانؓ نے فرمایا کہ ''نہیں لیکن میں آپ کے بعد کسی کی تصدیق نہیں کروں گا''

مسند بزار میں بسند صحیح مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہؓ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ''میں قریش میں زیادہ مال و دولت والا ہوں اور مجھے ڈر محسوس ہوتا ہے کہ کہیں میرا یہ مال مجھے ہلاک ہی نہ کر دے''۔ حضرت امّ سلمہؓ نے فرمایا کہ تم صدقہ وخیرات کرو میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ آپؐ نے فرمایا کہ ''بے شک میرے بعض صحابی ایسے بھی ہیں جو مجھ سے اس جدائی کے بعد دوبارہ نہیں ملیں گے'' حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ وہاں سے نکلے اور ان کا دل خوف سے پارہ پارہ ہو رہا تھا کہ ان کی ملاقات حضرت عمر فاروقؓ سے ہوئی ہے تو انہوں نے عمر فاروقؓ کو اس کے بارے میں بتایا۔ وہ بھی گھبرا گئے اور اُمّ سلمہؓ کے پاس جا کر عرض کرنے لگے کہ میں اللہ کے واسطے تم سے پوچھتا ہوں، کیا میں ان میں سے تو نہیں؟۔ اُمّ سلمہ نے جواب دیا کہ

''آپ ان میں شامل نہیں ہیں اور آپ کے بعد میں کسی کی براءت نہیں کرتی''

مسلمان بھائیو! یہ برے خاتمہ کے چند موٹے موٹے اسباب ہیں اور میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو اس بارے میں توجہ دلاتا ہوں کہ یہ اسباب کہیں ہم میں نہ ہوں۔ ہر ایک کو اس چیز کی تیاری کرنی چاہیے جو اس کے لئے بہتر ہے اور ''عنقریب کروں گا'' کہنے سے بچنے کی ضرورت ہے۔ عمر تھوڑی ہے، تیرا ہر سانس تجھے تیرے خاتمہ کی طرف بلا رہا ہے، ممکن ہے کہ تیری روح اسی حالت میں قبض کر لی جائے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تجھے اپنی زندگی سنوارنے کا موقع نہ ملے۔ یاد رہے کہ جس حالت میں انسان مرے گا، اسی پر اٹھایا جائے گا اور انجام کا وقت آنے والا ہے۔ بعض لوگوں کے برے انجام کو یاد کر کے عبرت پکڑنی چاہئے شاید کہ گزرے واقعات سے سبق حاصل ہو جائے کیونکہ ان میں کان لگا کر اللہ کی باتیں سننے اور دل والے کے لئے عبرت اور نصیحت ہے۔

برے انجام کی چند مثالیں

برے انجام کا پتہ دینے والی علامتیں تو بہت زیادہ ہیں جن میں بعض بیماری یا تکلیف کے دوران ظاہر ہو جاتی ہیں اور آدمی اللہ کی تقدیر پر ناراض ہوتا یا اعتراض کرنے لگتا ہے۔ بعض اوقات آدمی قریب المرگ ہو کر ایسی گفتگو کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن جاتی ہے یا اسے کلمہ شہادت پڑھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ بعض دفعہ میت کو غسل دیتے وقت اس پر برے خاتمے کی علامت ظاہر ہوتی ہے۔ رنگت وغیرہ تبدیل ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ قبر میں اتارتے وقت اور بعض دفعہ دفن کرنے کے بعد انسان پر برے خاتمہ کی علامتیں نظر آ جاتی ہیں۔ ہم نصیحت اور عبرت کے لئے چند ایسے واقعات کا ذکر کریں گے جن میں برے خاتمہ کی کوئی علامت پائی جاتی ہو:

☆ حافظ ابن رجب حنبلی بیان کرتے ہیں کہ عبدالعزیز بن روّاد نے کہا کہ میں ایک قریب المرگ آدمی کے پاس گیا کہ اسے کلمہ شہادت پڑھنے کی تلقین کروں۔ اس قریب المرگ آدمی نے کہا کہ جو کچھ تو کہہ رہا ہے، میں اس کا انکار کرتا ہوں اور اسی حالت میں وہ مر گیا۔ عبدالعزیز بن رواد کہتے ہیں کہ میں نے اس کے متعلق لوگوں سے سوال کیا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ آدمی شراب پیتا تھا۔ عبدالعزیز کہا کرتے تھے کہ گناہوں سے بچو۔ کیونکہ گناہوں کے سبب ہی اس آدمی نے کلمہ شہادت پڑھنے سے انکار کیا۔

☆ کئی سال پہلے سعودی عرب کے صوبہ قَصِیم میں ایک واقعہ پیش آیا تھا۔ جس کی بازگشت اخبارات میں بھی سنی گئی۔ اس خبر کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک آدمی نے قریب المرگ حالت میں اپنے اللہ تعالیٰ پر اپنی بیماری کی وجہ سے اعتراض کیا۔ اس کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے والے اس کے بعض دوست آئے، انہوں نے اس سے کہا: یہ وہ قرآن ہے جسے تو پڑھتا تھا، اپنے اللہ سے ڈر اور اسے کلمہ شہادت پڑھنے کی تلقین کرنے لگے۔ وہ قریب المرگ آدمی کہنے لگا: نہ میں قرآن کو مانتا ہوں اور نہ کلمہ شہادت کو جانتا ہوں اور وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا۔ ہم اللہ سے اس ذلت و رسوائی کی پناہ مانگتے ہیں۔

☆ ابن ابی الدنیا کہتے ہیں کہ مجھے ابوالحسن بن احمد فقیہ نے بیان کیا کہ ہمارے پاس ایک آدمی تھا جب اسے موت آنے لگی تو اس سے کہا گیا کہ تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔ وہ کہنے لگا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر اس سے کہا گیا کہ تم لا الہ الا اللہ پڑھ لو، وہ کہنے لگا کہ مجھے اس کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

میں نے لوگوں سے سنا کہ وہ آدمی بہت بڑا عبادت گزار اور روزے رکھنے والا تھا۔ اس پر بڑی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکلیف آئی اور وہ فتنے میں مبتلا ہوگیا۔ میں نے اس سے سنا: وہ کہہ رہا تھا کہ مجھے جن آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا ہے، ان کے بدلے اگر اللہ مجھے جنت دے دے تو ان کا بدلہ وہ جنت بھی نہیں ہے اور پھر وہ کہنے لگا: اس تکلیف سے بڑی تکلیف اور کیا ہوسکتی ہے اور اگر یہ عذاب نہیں تو پھر عذاب سے کیا مراد ہے؟......
یہ واقعہ بھی برے خاتمہ پر دلالت کرتا ہے۔

☆ اسی طرح میت کو غسل دیتے وقت ظاہر ہونے والی بری علامات بھی بے شمار ہیں جن میں سے ایک کو شیخ قحطانی نے اپنے خطاب میں بیان کیا کہ میں فوت شدگان کو غسل دیا کرتا تھا۔ ان میں سے بعض افراد کا رنگ نہایت سیاہ ہوجاتا ہے اور بعض کا دایاں ہاتھ قبض ہوجاتا اور بعض کا ہاتھ اس کی دُبر میں داخل ہوجاتا اور بعض کی دبر سے نہایت گندی بدبو آنے لگتی اور بعض سے ایسی آواز سنائی دیتی کہ گویا اس کی دبر میں آگ کے انگارے داخل کئے جارہے ہیں۔ شیخ قحطانی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک میت کو ہمارے پاس غسل دینے کے لئے لایا گیا۔ جب ہم اسے غسل دینے لگے تو اس کا رنگ نہایت سیاہ ہوگیا حالانکہ پہلے اس کا رنگ سفید تھا۔ میں غسل دینے والی جگہ سے باہر نکلا اور مجھے خوف محسوس ہورہا تھا۔ میں نے باہر کھڑے ایک آدمی کو دیکھا اور اس سے دریافت کیا کہ یہ میت تمہاری ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں اس کا والد ہوں۔ میں نے کہا: یہ آدمی کیا کرتا تھا؟ اس نے کہا: یہ نماز نہیں پڑھتا تھا، تو میں نے کہا، اپنی اس میت کو لے جاؤ اور خود غسل دے لو۔ (تذکرۃ الاخوان بخاتمۃ الانسان)

☆ قبر میں اتارتے وقت پیش آنے والا ایک واقعہ یوں ہے۔ شیخ قحطانی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نمازِ عصر کے بعد قبرستان کی طرف گیا اور ایک فوت ہونے والے آدمی کی قبر بنائی۔ میرے ہاتھوں پر مٹی لگی تھی اور میں اپنے ہاتھوں کو دھونے کا ارادہ کر رہا تھا کہ ایک جنازہ آگیا اور تقریباً پچاس آدمی اس جنازے کے ساتھ تھے۔ ان میں سے ایک آدمی نے مجھے آواز دی کہ خدا کے لئے ہمارے ساتھ قبر بنانے میں مدد کرو کیونکہ ہم اچھی قبر نہیں بنا سکتے۔ بہرحال میں نے ان کے ساتھ قبر بنانی شروع کردی، قبر بنا کر ہم اس میت کو دفن کرنے لگے۔ وہ میت کافی فربہ تھی۔ دو آدمیوں نے میرے ساتھ اسے قبر میں اتار دیا۔ میں نے اس میت کے سر کے نیچے رکھنے کے لئے اینٹ طلب کی اور میں نے بند کھول دیئے۔ تو اس میت کا سر قبلہ سے پھر گیا۔ شیخ قحطانی کہتے ہیں کہ میں نے دوبارہ اس کے سر کو پھیر کر قبلہ کی طرف کردیا اور میں میت کے دوسری طرف ہوگیا اور دوسری اینٹ پکڑی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ اس کی آنکھیں کھلی ہیں اور اس کے منہ اور ناک سے نہایت سیاہ خون بہہ رہا تھا۔ یہ دیکھ کر مجھ پر اس قدر ڈر اور خوف طاری ہوگیا کہ میری ٹانگوں نے مجھے اٹھانے سے جواب دے دیا۔

میرے ساتھ دو تین اور آدمیوں نے بھی یہ عجیب وغریب منظر دیکھا۔ پھر انہوں نے مجھے تیسری اینٹ دی اور میں نے دیکھا کہ تیسری مرتبہ بھی اس کا سر قبلہ سے پھر گیا۔ چنانچہ میں نے تو اسے چھوڑ دیا اور فوراً اس قبر کے پاس سے بھاگ گیا اور جو لوگ میرے ساتھ تھے انہوں نے بھی ڈر کی وجہ سے دفن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا باقی کام ویسے ہی چھوڑ دیا اور لحد کو بند کئے بغیر ہی اس پر مٹی ڈال دی۔ اس کے بعد میں نے اس میت کے ساتھ پیش آنے والا منظر سات/آٹھ مرتبہ خواب کی حالت میں دیکھا۔ چنانچہ جب میں عمرہ کرنے کے لئے مکہ مکرمہ میں گیا اور پندرہ دن وہاں قیام کیا تو اللہ نے میرے دل کو سکون عطا فرمایا۔ (تذكرة الاخوان بخاتمة الانسان)

☆ امام قرطبیؒ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھی ابوعبداللہ محمد بن احمد قصیری نے مجھے خبر دی کہ قسطنطنیہ کے حکمرانوں میں کوئی آدمی فوت ہوگیا، چنانچہ اس کے لئے قبر بنائی گئی اور جب لوگوں نے اس میت کو دفن کرنے کا ارادہ کیا تو اچانک ایک بہت بڑا سیاہ رنگ کا سانپ آکر اس قبر میں بیٹھ گیا۔ لوگ اس میت کو اس قبر میں دفنانے سے ڈر گئے اور انہوں نے ایک اور جگہ قبر بنائی۔ وہ سانپ جا کر اس قبر میں بیٹھ گیا۔ قصہ مختصر تیس قبریں بنائی گئیں اور وہ سانپ ہر اس قبر میں جاکر بیٹھ جاتا جس میں اس میت کو دفن کرنے لگتے۔ جب لوگ قبریں بنا بنا کر تھک ہار گئے تو انہوں نے اہل علم سے سوال کیا کہ اب ہم کیا کریں تو انہیں جواب دیا گیا کہ اس میت کو اسی سانپ کے ساتھ ہی دفن کردو۔ نسأل اللہ العافیۃ

☆ تدفین کے بعد برے خاتمہ کی علامت ظاہر ہونے والا ایک واقعہ یوں ہے جسے حافظ ابن قیم نے الروح نامی اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ہمارے ساتھی ابوعبداللہ محمد بن الرزیز الحرانی نے مجھے خبر دی کہ میں ایک دن نمازِ عصر کے بعد قبرستان کی طرف گیا۔ جب سورج غروب ہونے کے قریب تھا تو میں قبرستان پہنچ گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ان قبروں میں سے ایک قبر ایسی تھی جس سے آگ بلند ہو رہی تھی (جیسے چراغ سے آگ نکلتی ہے) اس قبر میں ایک میت بھی تھی۔ میں اسے دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ملنے لگا اور دل میں خیال کرنے لگا کہ میں نیند کی حالت میں ہوں یا جاگ رہا ہوں۔ پھر میں شہر کی طرف واپس آگیا اور میں نے کہا: اللہ کی قسم میں تو جاگ رہا ہوں۔ چنانچہ میں اپنے گھر گیا اور میں مدہوش تھا، میرے گھر والوں نے میرے سامنے کھانا لاکر رکھ دیا لیکن مجھ میں کھانا تناول کرنے کی ہمت ہی نہیں تھی۔ چنانچہ میں شہر کی طرف گیا اور جاکر اس قبر والے آدمی کے متعلق لوگوں سے دریافت کرنے لگا کہ وہ آدمی کیا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ آدمی جعلی کرنسی کا کاروبار کرتا تھا۔

ہم برے خاتمہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اور اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کرے اور ہمیں اپنی خاص رحمت عطا فرمائے، بے شک وہی دینے والا ہے۔

☆ اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک اور صلہ رحمی بھی اچھے خاتمہ کا سبب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "من أحب أن يمدّ له في عمره و يوسع له في رزقه ويدفع عنه ميتة السوء فليتق الله وليصل الرحم" کہ جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر اور رزق میں اضافہ ہو جائے اور بری موت سے محفوظ و مامون رہے تو اسے اللہ سے ڈرنا چاہئے اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا چاہئے'' (مسند احمد عن علی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ قریبُ المرگ آدمی کی پیشانی پر اگر پسینہ آجائے تو یہ بھی اس کے اچھے خاتمہ کا سبب ہے۔ امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے انتقال کے وقت آپؐ پر جو موت کی شدت دیکھی تھی، اس کے بعد مجھے کسی پر رشک نہیں آتا کہ اس کی موت آسانی سے آئے۔

حضرت بریدہؓ خراسان میں اپنے بھائی سے ملنے اور اس کی تیمار داری کے لئے گئے۔ جب حضرت بریدہؓ اپنے بھائی کے پاس پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ ان کا بھائی قریب المرگ ہے اور موت کی شدت کی وجہ سے اس کی پیشانی پر پسینہ اتر آیا ہے۔ حضرت بریدہؓ اسے اس حالت میں دیکھ کر فرمانے لگے:

"الله اكبر ...... سمعت رسول الله ﷺ يقول يموت المؤمن بعرق جبينه"

''اللہ بہت بڑا ہے، میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا تھا کہ مؤمن اپنی پیشانی کے پسینہ کے ساتھ فوت ہوتا ہے (یعنی مؤمن کی موت کے وقت پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے)''

☆ اچھے خاتمہ کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جمعہ المبارک کے دن یا جمعہ والی رات موت آجائے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "مامن مسلم يموت يوم الجمعة أو ليلة الجمعة إلا وقاه الله من فتنة القبر" کہ ''جس مؤمن کو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات موت آجائے، اللہ تعالیٰ اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھیں گے'' اور یہ بھی ممکن ہے کہ کافر اور مشرک کو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات موت آجائے، لیکن وہ کافر یا مشرک عذاب قبر سے ہرگز نہیں بچ سکے گا کیونکہ مندرجہ بالا حدیث کی رو سے مؤمن ہونا شرط ہے۔

☆ قریب المرگ حالت میں اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید رکھنا اور اس کے عذاب سے ڈرنا بھی اچھے خاتمہ کا سبب ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان آدمی قریب المرگ تھا۔ حضرت رسولِ مقبول ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس نوجوان سے دریافت فرمایا: "كيف تجدك" کہ ''تیرے دل میں کیا ہے'' تو وہ نوجوان کہنے لگا: "یارسول اللہؐ! والله إني لأرجو من الله وأخاف من ذنوبه" ''کہ اللہ کی قسم مجھے اللہ سے رحمت کی امید بھی ہے اور اپنے گناہوں کا ڈر بھی ہے۔'' حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لا يجتمعان في قلب عبد مسلم في هذا الموت الا أعطاه الله مايرجو وآمن مما يخاف" کہ ''قریب المرگ حالت میں جس مؤمن کے دل میں یہ دو چیزیں جمع ہوجائیں گی، اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرمائیں گے جس کی وہ امید رکھتا ہے اور جس سے ڈر اور خوف محسوس کرتا ہے، اس سے اللہ تعالیٰ اس کو بچالیں گے''

☆ قریب المرگ آدمی کے پاس بیٹھ کر اس کے لئے نیک دعا کرنا بھی اس کے اچھے خاتمہ کا سبب ہے کیونکہ اس وقت جو بات بھی کہی جائے اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ حدیث میں ہے:

"قولوا خيراً فان الملائكة يأمنون على ماتقولون" (صحیح مسلم عن اُمّ سلمہ)

''کہ قریب المرگ کے پاس بھلائی کی بات کرو کیونکہ جو کچھ تم اس وقت کہتے ہو فرشتے اس پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمین کہتے ہیں"

خاتمہ: آخر میں، میں حسن خاتمہ کے اسباب ذکر کرتا ہوں کہ انسان کا انجام بالخیر کیسے ہوسکتا ہے:

(الف) ظاہر و باطن اور ہر حالت میں تقویٰ کو لازمی اختیار کرنا چاہئے اور کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنا چاہئے۔ یہ نجات کا واحد راستہ ہے اور آدمی کو گناہوں سے بہت زیادہ ڈرنا چاہئے۔ یقیناً کبیرہ گناہ آدمی کو ہلاک کر دیتے ہیں اور صغیرہ گناہوں کی وجہ سے دلوں پر زنگ لگ جاتا ہے۔

رسولِ مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے آپ کو چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی بچاؤ۔ اس قوم کی طرح جو ایک وادی میں اترے۔ کوئی ادھر سے ایک لکڑی لے آیا کوئی ادھر سے ایک لکڑی لے آیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنا کھانا تیار کرلیا اور چھوٹے چھوٹے گناہ پتہ نہیں کب آدمی کو ہلاک کر دیں۔

(ب) ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور شکر کرنا چاہئے اور جو کوئی ہمیشہ اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے اس کے تمام اعمال کا خاتمہ اسی پر ہوتا ہے اور دنیا سے جاتے وقت اسے کلمہ شہادت پڑھنے کی وجہ سے جنت کی بشارت مل جاتی ہے۔ کیونکہ حضرت رسول ﷺ نے فرمایا کہ

"جس کی آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگی وہ جنت میں جائے گا"

اس کے ساتھ ساتھ ہر مسلمان کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دنیا ختم ہونے والا گھر ہے اور یہ ہمیشہ نہیں رہے گی جب آدمی اس بات کو سمجھ لیتا ہے تو پھر وہ دنیا کو اپنے دل میں نہیں بلکہ ہاتھ پر رکھتا ہے یعنی اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتا اور کثرت سے یہ دعا کرتا ہے: یامقلّب القلوب ثبّت قلبی علیٰ دینك

"اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ"

رسولِ اکرم ﷺ بھی اس دعا کو کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ آپؐ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے پیارے رسولؐ! ہم آپؐ پر بھی ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو آپ اللہ کی طرف سے لے کر آئے۔ کیا پھر بھی آپؐ ہمارے متعلق ڈرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: "ہاں! کیونکہ دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے، اللہ جیسے چاہتا ہے، اسے پھیر دیتا ہے۔"

الٰہی! ہم آپ کے اسماءِ حسنیٰ اور صفاتِ علیا کے ساتھ سوال کرتے ہیں کہ ہمیں اس حالت میں فوت کرنا کہ تو ہم سے راضی ہو۔ الٰہی ہمارے آخری اعمال کو بہترین بنا دے اور اپنی ملاقات کے وقت تو ہم سے خوش اور راضی ہوجا۔ الٰہی! دنیا و آخرت میں ہمیں سچی بات پر ثابت اور قائم رکھنا اور ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اور ہمیں اپنی رحمت عطا فرما۔ بیشک تو ہی سب کچھ دینے والا ہے۔

الٰہی! ہمارے پوشیدہ کو ظاہر سے بہتر بنا اور ظاہر کو بھی درست فرمادے، بیشک تو قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے۔

اعلان: مولانا عبدالرحمٰن کیلانی کی نئی تصنیف "صبر وثبات کے پیکر اعظم مُحمّد ﷺ" شائع ہوگئی کر مارکیٹ میں آگئی ہے۔ گذشتہ شمارہ میں شائع ہونے والا مولانا مرحوم کا مضمون "نبی اکرم ﷺ پر قاتلانہ حملے" اسی کتاب کا آخری باب ہے۔ خواہشمند حضرات اس پتہ سے طلب کریں: نجیب الرحمٰن کیلانی، جامع مسجد الایمان، شاہ فرید آباد، ملتان روڈ لاہور فون: 5410756

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ